بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ، ۲۶ وفا ۱۳۵۲ ہش، ۲۶ جولائی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے کوائف

لنڈن سے لیک ڈسٹرکٹ کو روانگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ حفاظت،

احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام

(محترم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے):-

محترم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے لنڈن سے اپنے خط بنام محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی (محررہ ۱۷ جولائی ۱۹۷۳ء) میں رقم طراز ہیں:-

پہلی رپورٹیں ۱۵/۷/۷۳ کی رات تک کی ارسال کردہ تھیں۔ موجودہ رپورٹ ۱۶/۷/۷۳ سے لیکر ۱۷/۷/۷۳ کی شب تک کی پیش خدمت ہے:-

لیک ڈسٹرکٹ کو روانگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ لیک ڈسٹرکٹ کے لئے دعا کے بعد روانہ ہوئے جملہ افراد قافلہ کے علاوہ قافلے میں محترم امام بشیر احمد رفیق صاحب امام مسجد لنڈن و مبلغ انچارج برطانیہ۔ اور مکرم ڈاکٹر سید ولی احمد شاہ صاحب بھی شامل تھے۔ حضور کی کار کو چلانے کا شرف محترم امام بشیر احمد رفیق صاحب کو حاصل ہوا۔ دوسری کار کو جو ان کی اپنی ہے۔ سید ولی احمد شاہ صاحب ڈرائیو کرتے رہے ایک تیسری کار میں ۱۱۴ (ایک صد چودہ) میل تک مشایعت کے لئے مندرجہ ذیل نوجوان اپنے پیارے اور محبوب آقا کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نائب امام۔ مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب (آف گھانا) نائب امام۔ مکرم منیر الدین شمس صاحب نائب امام۔ مکرم خالد اختر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لنڈن۔ مکرم ہدایت اللہ بھنو صاحب آف ماریشس۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب۔ مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر۔ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید۔ مکرم عبد الباقی صاحب ارشد۔ روانگی سے ذرا قبل مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب بھی تشریف لے آئے اور ملاقات اور مصافحہ سے مشرف ہوئے۔

روانگی صبح ۱۰ بجے بروز پیر ۱۶/۷/۷۳ مشن ہاؤس سے ہوئی۔ موٹر وے M1 پر ۱۱۴ میل کے بعد ایک بجے بعد دوپہر [illegible] R راس سروس کے ریسٹورنٹ میں حضور مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور خدام نے کھانا تناول فرمایا۔ کھانے میں صرف مچھلی اور سبزیات وغیرہ تھیں۔ دو بجے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور نے Escort کرنے والے خدام کے ساتھ فوٹو لئے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ان سب کو فرداً فرداً مصافحہ سے نوازا۔ اور سب کو چاکلیٹ کے پیکٹ مرحمت فرمائے۔ نیز مسکرا کر فرمایا کہ ان پیکٹوں پر ان کے باقی افراد خاندان کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔

پونے تین بجے ایک ذیلی سڑک کے رستے موٹر وے (M6) نمبر ۶ کی طرف روانگی ہوئی۔ موٹر وے عام سڑکوں سے مختلف قسم کی سڑک ہوتی ہے۔ یہ چھ لین کی نئی قسم کی شاہراہ ہوتی ہے جس پر کہیں رکنا نہیں پڑتا۔ اس کو کراس کرنے والی سڑکیں اس کے اوپر سے گزر جاتی ہیں اور ٹریفک بہت تیز رفتاری کے ساتھ رواں دواں رہتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفے پر سڑک کے دونوں طرف ٹیلیفون کا انتظام ہوتا ہے تا حادثے وغیرہ کی صورت میں پولیس وغیرہ سے فوری طور پر رابطہ قائم کیا جا سکے۔ اسی طرح وقفے وقفے کے بعد ریسٹورنٹ ہوتا ہے جو عموماً سڑک کے آر پار گویا سڑک کی بالائی منزل پر ہوتا ہے۔ نیچے ہر دو طرف پٹرول، کتب، رسالوں اور دیگر ضروریات زندگی کا پورا انتظام ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ حفاظت

پونے تین بجے Woodwell -
Swadlin پہنچے۔
سڑک کے بائیں جانب معمولی مرمت ہو رہی تھی۔ ایک بہت بڑے ٹرک نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی کو کراس کیا۔ اور غالباً اس کے پہیے سے لگ کر پتھر کا کوئی ریزہ سامنے کی سکرین پر لگا۔ اور سکرین پر ہزاروں کی تعداد میں مختلف النوع لکیریں اور دائرے اور قوسیں نمودار ہو گئیں یعنی شیشہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ لیکن چونکہ یہ حفاظتی شیشہ یعنی سیفٹی گلاس ہوتا ہے۔ اس لئے ٹوٹ تو گیا۔ لیکن بکھرا نہیں۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ر: حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:-

میری طبیعت گلے میں درد کی وجہ سے اچھی نہیں۔ کل سفر پر جا رہی ہوں دعا کریں کہ طبیعت بھی اچھی ہو اور سفر بھی بخیر انجام پائے۔ میں یہاں سے کار میں جا رہی ہوں۔ پہلے راولپنڈی میں اپنے پوتے (محمد احمد خاں کے لڑکے) محمود احمد خاں کے پاس ٹھہروں گی۔ چار پانچ روز کے بعد پشاور چلی جاؤں گی۔ انشاء اللہ۔

خطوط تمام بھائی بہنوں کے مل رہے ہیں۔ میں دعا سب کے لئے برابر کرتی ہوں صرف جواب نہ لکھوا سکی نہ لکھ سکتی ہوں۔ اتنا یقین رکھیں کہ میں انشاء اللہ سب کے مقاصد کے لئے دعا کرتی رہتی ہوں، التزام سے اور کرونگی۔ آپ بھی مہربانی سے مجھے برابر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میرا سفر بھی مبارک ہو۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بھی۔ اور منور احمد کا بھی۔ جو عزیز باہر گئے ہیں سب کے سفر مبارک ہونے اور بسلامت واپسی کی دعا کرتے رہیں۔ میرا پشاور کا پتہ یہ ہوگا:-
معرفت کرنل ایم ایم احمد ۱۰ صاحبزادہ گل روڈ پشاور چھاؤنی۔ (مبارکہ)

راولپنڈی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کا پیٹ کا اپریشن کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبد الحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ماہ وفا ۱۳۵۲ھ

خُدائی جماعتوں کی دولتِ لازوال

اس میں شک نہیں خدائی جماعتیں ابتداءً قلیل التعداد افراد پر مشتمل ہونے کے باعث بہت کمزور حالت میں ہوتی ہیں جبکہ اُن کے مخالفین کثرتِ تعداد، وسائل کی بہتات اور قوت و طاقت کے اعتبار سے ظاہری طور پر بہت زوروں میں ہوتے ہیں۔ دونوں میں رائی اور پہاڑ کی نسبت بھی تو نہیں ہوتی۔ اِس کے باوجود خدائی جماعتیں ایک ایسی دولت سے مالا مال ہوتی ہیں جس سے اُن کے مخالفین سراسر محروم ہوتے ہیں۔ اِس لحاظ سے خدائی جماعتوں کے بظاہر کمزور اور بے حیثیت افراد فی الاصل بے انتہا قوت و طاقت اور دولت و ثروت کے مالک ہوتے ہیں جبکہ اُن کے مخالفین بے انتہاء قوت و طاقت اور مال و دولت رکھنے کے باوجود بالکل نحیف و نزار اور مفلس و قلاّش نظر آتے ہیں۔

خدائی جماعتوں کی وہ دولتِ لازوال جس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے کیا ہے؟ وہ ہے قوتِ یقین۔ وہ اپنی ہزار کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود اِس یقین سے لبریز ہوتی ہیں کہ ہمارے مخالفین خواہ کتنے ہی زور آور اور طاقتور کیوں نہ ہوں، وہ کتنے ہی ظلم کیوں نہ ڈھائیں اور کتنی ہی اذیتیں کیوں نہ پہنچائیں اور ہمارے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ کر کر کے اور شور مچا مچا کر آسمان ہی سر پر کیوں نہ اُٹھا لیں بالآخر حق ہی غالب آئے گا اور اہلِ حق ہونے کی حیثیت میں کامیاب ہم ہی ہوں گے۔ اِس یقین کی بدولت وہ مخالفین کی طرف سے پہنچنے والی ہر سختی، ہر دکھ، ہر تکلیف اور ہر اذیت کو بخوشی برداشت کرتے چلے جاتے ہیں، وہ ظلم پر ظلم سہتے ہیں اور اُف تک نہیں کرتے، وہ اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز شئے حتیٰ کہ جان تک قربان کر دیتے ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ وہ اس یقین سے مالا مال ہوتے ہیں کہ یہ حالت محض عارضی ہے آج جو ہمیں دُکھ دے کر خوش ہوتے اور مظالم کا نشانہ بنا کر خوشی سے قہقہے لگاتے ہیں، ایک وقت آئے گا کہ یہ اور اگر یہ نہیں تو ان کی نسلیں ان افعال سے تائب ہو کر قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہوں گی اور اپنے کرتوتوں پر پشیمان ہوتے ہوئے رو رو کر خدا سے معافی طلب کریں گی۔ یہ یقین اُن کی سب سے گراں بہا دولت اور ان کے لئے استقلال و ہمت اور قوت و طاقت کا سرچشمہ ہوتا ہے۔

یہ یقین ان میں از خود پیدا نہیں ہوتا بلکہ تائیدِ الٰہی اور فتح و نصرت کے ان خدائی وعدوں کی وجہ سے ان کے اندر معرضِ وجود میں آتا اور پروان چڑھتا ہے جن سے انہیں لحظہ بہ لحظہ اور دم بدم نوازا جا رہا ہوتا ہے، انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں بھی یہ وعدے پورے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہر وعدہ جب وہ پورا ہوتا ہے ان کی قوتِ یقین کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتا ہے اِس طرح ان کی ہمتیں بلند سے بلند تر ہوتی چلی جاتی ہیں اور وہ خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اِس کے اُن کے مخالفین دولتِ یقین سے اِس لئے محروم اور بے نصیب ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ تائید و نصرت اور غلبہ کا کوئی خدائی وعدہ نہیں ہوتا۔ وہ اکثریت میں ہونے اور بے انداز دولت و ثروت اور قوت و طاقت رکھنے کے باوجود تذبذب اور بے یقینی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ وہ حق کو مٹانے کے لئے جو منصوبہ بھی بناتے ہیں اس کی منصوبہ بندی کرنے میں وہ کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے اس کے باوجود انہیں اپنی کامیابی کا یقین نہیں ہوتا بلکہ ایک بے چین کر دینے والا اضطراب انہیں اندر ہی اندر کھا رہا ہوتا ہے کہ وہ کامیاب بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ ان کی اِس حالت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیاء کے مخالفین کا نقشہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ۝ (سبا آیت ۵۵)

وہ بھی ایک ایسے شک میں مبتلا تھے جو بےچینی پیدا کر دینے والا تھا

(یعنی اے رسول! تیرے مخالفین بھی ایسے ہی شک میں مبتلا ہیں۔)

پس خدائی جماعتوں کی دولتِ لازوال یقین کی دولت ہوتی ہے جو تائید و نصرت اور فتح و ظفر کے ان خدائی وعدوں کی وجہ سے انہیں میسر آتی ہے جنہیں انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں بھی وہ پورا ہوتے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے وہ مخالفوں کی ایذا رسانیوں اور مظالم سے ذرا بھی پریشان نہیں ہوتے بلکہ خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔

اِس قوتِ یقین کا نہایت عدیم النظیر مظاہرہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں نظر آتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے ایک دفعہ ایک جنگی مہم سے واپسی پر آپؐ نے جنگل میں ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ آپؐ دوپہر کے وقت کیکر کے ایک درخت کے نیچے آرام کی غرض سے لیٹ کر سو گئے۔ اِس اثناء میں ایک مشرک اُدھر آنکلا۔ اُس نے آپؐ کو جنگل میں اکیلا سویا ہوا پا کر اپنی تلوار سونت لی۔ عین اُسوقت حضورؐ بیدار ہو گئے۔ اُس شخص نے کہا اے محمدؐ! بتا اب تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپؐ نے پورے یقین کے ساتھ فرمایا اللہ۔ آپؐ کی زبانِ مبارک سے اللہ کا لفظ نکلنے کی دیر تھی کہ اُس مشرک کا ہاتھ کانپنے لگا اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپؐ نے وہ تلوار ہاتھ میں لیکر اُس سے پوچھا اب بتا تجھے کون بچا سکتا ہے۔ وہ گڑگڑا کر آپؐ ہی سے رحم کا ملتجی ہوا۔ آپؐ نے اُسے چھوڑ دیا۔ خدائی وعدوں پر پختہ ایمان ہونے کی وجہ سے یہی حالت خدائی جماعتوں اور اس کے بالمقابل ان کے مخالفین کی ہوتی ہے۔ وہ کمزور اور بے بضاعت ہونے کے باوجود دولتِ یقین سے مالا مال ہوتی ہیں اِس لئے بڑے سے بڑے خطرہ کے وقت بھی خوف اُن کے قریب نہیں آتا۔ برخلاف اِس کے اُن کے مخالفین قوت و طاقت رکھنے اور زور آور ہونے کے باوجود بے یقینی اور تذبذب کا شکار ہوتے ہیں اور اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ۝ کے مصداق۔

جماعت احمدیہ کے افراد کمزور اور بے بضاعت ہونے کے باوجود بحمداللہ تعالیٰ یقین کی اِس دولتِ لازوال سے من جانب اللہ مالا مال کئے گئے ہیں۔ اسی لئے آج ہمیں تعداد میں تھوڑے اور بے زر اور بے زور ہونے کے باوجود دنیا بھر میں مخالفت کے خوف سے بے پرواہ ہو کر خدمت و اشاعتِ اسلام کا فریضہ کامیابی سے ادا کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے۔ دُنیا ہمیں چبا ڈالنا اور پیس ڈالنا چاہتی ہے لیکن خدا تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے ہمیں غلبۂ اسلام کے لئے گزشتہ اسّی سال سے خدا کی راہ میں دُکھ اٹھانے اور قربانیاں دینے کی توفیق سے نوازتا چلا آرہا ہے۔ ایک طرف اسلام سے اخراج کی وہی پرانی رٹ ہے اور دوسری طرف مشرق و مغرب کی قوموں کو اسلام میں داخل کرنے کا روز افزوں سلسلہ۔ یہ اُسی قوتِ یقین ہی کی کرشمہ سازی ہے جس سے خدا تعالیٰ نے اپنی اِس جماعت کو معمور کر کے ایک ناقابلِ تسخیر عزم سے مالا مال کر دکھایا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

اُمراء کرام اور مربّی صاحبان توجّہ فرمائیں

امراء کرام اور مربّی صاحبان اپنے اپنے علاقہ کے ذہین اور موزوں افراد کو فضل عمر درس القرآن کلاس میں شامل ہونے کی تحریک فرماویں۔ دینی علوم سیکھنے کا یہ نہایت عمدہ اور بابرکت موقع ہے۔ جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں بہت مفید پروگرام تیار کیا جاتا ہے۔

۲۸ جولائی سے مسجد مبارک میں یہ کلاس جاری ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور ایک پاک جماعت کا قیام

(مکرم حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم مردان)

(۲)

توحید کا وہ جام جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پلایا گیا آج اس میں اس قدر شرک کی ملونی کر دی گئی ہے کہ حقیقی توحید کا وہ اعلیٰ اور ارفع و پاکیزہ تصور جو قرآن مجید نے پیش فرمایا ہے قریباً ختم ہو چکا ہے ایمان کے وہ اعلیٰ ثمرات جن کا خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں سے وعدہ فرمایا ہے وہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتے جب تک ایک مسلمان توحید حقیقی پر قائم نہ ہو چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کے ضمن میں فرماتے ہیں:

"انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالےٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے۔ پس اس وقت بھی جو خدا تعالےٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی۔ یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۱۱)

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالےٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔۔۔۔ سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہو گا بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا سو میں انہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔"

(کتاب البریہ ص۲۹۳۔۲۹۴)

گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسلام کا خدا وہی خدا تھا مگر نظروں اور فکروں میں ایسی کجی پیدا ہو گئی تھی کہ نہ خدا وہ خدا رہا تھا اور نہ مسلمان وہ مسلمان رہے تھے۔ خدا تعالےٰ کو ایسے رنگ میں پیش کیا گیا کہ نعوذ باللہ اس کی بعض صفات اس کی ذات سے ختم ہو چکی ہیں۔ یعنی اس کی صفت تکلم اس سے چھین لی گئی ہے اور اب خدا تعالےٰ کسی سے کلام نہیں کرتا ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ نعوذ باللہ چند فانی انسانوں کو بھی الٰہی صفات میں دخل حاصل ہے۔ مثلاً مردوں کو زندہ کرنا اور جس کو چاہے بیٹے یا بیٹیاں دینا اور یہ فانی انسان جس پہ نظر کرم کریں اسے ایک دم میں خدا کا برگزیدہ بنا دیں توحید روحانیت کا مرکزی نقطہ ہے اور اس پر ایمان حقیقی کے بغیر دین بے حقیقت رہ جاتا ہے۔ آج توحید کا نام ہے ظلم وستم کا، جبر کا، دلوں کی سختی کا ایسی توحید جو خشک اور بے مغز ہے جس کو حقیقی توحید سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔

وہ حقیقی توحید جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں واپس آئی گمشدہ توحید کو مسیح موعود نے دوبارہ دنیا میں قائم کیا اور تمام رسوم اور بدعات کے طوفانوں کو مسیح موعود نے ختم کر ڈالا

وہ حقیقی توحید جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے اور جو آج مفقود ہو چکی ہے اس کے متعلق بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا کوئی رازق نہ ماننا کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔

اول۔ ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا

دوم۔ صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا

تیسرے۔ اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا اور اسی میں کھوئے جانا۔"

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب (ص۲۷،۲۸)

اسی آنے والے مسیح موعود کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

یحی الدین ویقیم الشریعۃ

کہ آنے والا مسیح موعود دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔

سو اس روحانیت کے مرکزی نقطہ یعنی توحید باری تعالےٰ کو مسیح موعود نے دوبارہ اپنی حقیقی اور اصلی شکل میں قائم فرمایا اور ان سعید روحوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت میں روشنی اور امید کا پیغام تھا جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وعدوں پر یقین رکھتی تھیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی پاک جماعت کے قیام کی نسبت فرماتے ہیں:۔

"اے لوگو! تم پر واضح رہے کہ دین کی تائید کے لئے ایک شخص بھیجا گیا۔ لیکن تم نے اسے شناخت نہیں کیا۔ وہ تمہارے درمیان ہے اور یہی ہے جو بول رہا ہے۔ پر تمہاری آنکھوں پر بھاری پردے ہیں اگر تو تمہارے دل سچائی کے طلب گار ہوں تو جو شخص خدا تعالےٰ سے ملہم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کو آزمانا بہت سہل ہے۔ اس کی خدمت میں آؤ اور اس کی صحبت میں دو تین ہفتے رہو تا اگر خدا تعالےٰ چاہے تو ان برکات کی بارشیں جو اس پر رہی ہیں اور وہ حقانی وحی کے انوار جو اس پر اترے ہیں ان میں سے تم بچشم خود دیکھ لو۔" (فتح اسلام ص۵۱)

نیز فرماتے ہیں:

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالےٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی ہے بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی خدا تعالےٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضائع کرنا نہیں چاہتا۔"

(ازالہ اوہام ص۵۲ حصہ اول)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے ایک پاک جماعت قائم ہوئی جو اسلام کی روشنی کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے سرگرم عمل ہے احمدیت اسلام کے اندر ایک تحریک ہے جو اسلام کی زندگی اور تازگی کا اس زمانہ میں واحد علمبردار ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو عام نوع انسان کی خیرخواہی کی بابت فرماتے نصیحت فرماتے ہیں:-

"اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے ... آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے فرشتے مدد کو اترتے ہیں۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۱۳، ص۱۴)

موجودہ زمانہ کی ساحرانہ تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے اور ان تمام مفاسد کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پاک جماعت کو خدا تعالیٰ کے خاص ارادے سے قائم فرمایا اور خود خدا تعالیٰ اس جماعت کی حفاظت فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضرور نہ تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھلا دے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔" (فتح اسلام ص۱۳)

محترم ڈاکٹر لال دین صاحب آف کمپالہ کی یاد میں

مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب سابق مبلغ یوگنڈا۔ ربوہ

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم ڈاکٹر لال دین صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کمپالہ (یوگنڈا) چند دن بیمار رہ کر ۳ مئی ۱۹۷۳ء کو کینیڈا میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ڈاکٹر صاحب مرحوم نہایت مخلص جوشیلے اور نڈر احمدی پرانے احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے آپ کے والد محترم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہونے کے شرف سے مشرف تھے آپ ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کر کے ۱۹۲۶ء میں کمپالہ (یوگنڈا) تشریف لے گئے جہاں آپ نے پرائیویٹ میڈیکل پریکٹس شروع کی جو نہایت کامیاب تھی قیام کمپالہ کے دوران آپ نے وہاں بڑی جائداد پیدا کی۔

پریکٹس کے ساتھ ساتھ آپ تبلیغ کا بھی شغف رکھتے تھے دینی کاموں میں ولولہ اور جوش سے حصہ لیتے اور ان کے مقابل دنیوی مصروفیات کا قطعاً خیال نہ رکھتے تھے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میری پریکٹس کی کامیابی کا راز صرف اور صرف سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعائیں ہیں۔

۱۹۴۶ء میں آپ کے بڑے بھائی چوہدری حاکم دین صاحب بی اے ایل ایل بی مرحوم بھی کمپالہ تشریف لے گئے اور وہاں اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ مل کر نمایاں خدمات دینیہ بجا لاتے رہے محترم چوہدری حاکم دین صاحب نے ۱۹۶۰ء میں وفات پائی۔ آپ کے چھوٹے بھائی محمد امین بھی آپ کے پاس ہی مقیم تھے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم مالی قربانیوں میں بھی ہمیشہ آگے ہی رہتے تحریک جدید کے اول مجاہدین میں سے تھے آپ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے گھر کے تمام افراد کی طرف باقاعدہ چندہ ادا کرتے رہے۔ وصیت بھی کی ہوئی تھی احمدیوں اور مبلغین کا حتی الوسع مفت علاج کرتے۔

عبادت گزار تھے پنجگانہ نماز پوری توجہ سے وقت پر ادا کرتے نماز تہجد کے پابند تھے قرآن کریم کی باقاعدہ روزانہ تلاوت کیا کرتے تھے ۱۹۷۲ء میں دوسری بار حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے مرحوم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت رکھتے تھے۔ حضرت المصلح الموعود کے مبارک وجود سے آپ کو خاص عشق تھا جب کبھی کوئی مبلغ یوگنڈا سے واپس آتا اسے بار بار تاکید کرتے کہ حضور کی خدمت میں میرے لئے دعا کے لئے ضرور لکھنا ابتدائے خلافت ثانیہ کے دوران سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے درس القرآن میں شرکت فرماتے رہے درس کے خود نوٹ لئے جنہیں آپ نے افریقہ میں ساری زندگی اپنے پاس محفوظ رکھا اور ان سے روحانی فائدہ اٹھایا۔

یہ حبیب یوگنڈا میں بسلسلہ تبلیغ مقیم تھا آپ نے میرے فرائض کی بجا آوری میں میری ہر ممکن مدد فرمائی۔ لمبے لمبے تبلیغی سفروں میں اپنے کاروبار کا نقصان کر کے میرا ساتھ دیا۔ چنانچہ بلیجیئن کانگو۔ روانڈا اور برونڈی کے تبلیغی سفروں میں آپ میرے ساتھ رہے ان سفروں کو طے کرنے کے لئے لمبے گھنے جنگلات سے گزرنا پڑتا تھا جو وحشی جانوروں سے اٹے پڑے ہیں ایک دفعہ ہم کانگو کے علاقے بوکاوو سے واپس آ رہے تھے کہ رستہ میں جنگل میں ہاتھیوں کا ایک غول نظر آیا مرحوم کے لڑکے طاہر احمد صاحب نے جو اس سفر میں ہمارے ساتھ تھے غول کا فوٹو لینے کی غرض سے موٹر رکوائی۔ اسی دوران ہاتھیوں کی قطار ہم پر پڑی تو ان میں سے ایک بدمست ہاتھی جو غالباً اسی غول کا سردار تھا حملہ کی غرض سے ہماری طرف بڑھا قریب تھا کہ وہ ہمیں کچل دیتا کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے ہمیں کار میں دھکیلا اور کچی سڑک پر چالیس پچاس میل کی رفتار پر کار چلا کر ہمیں خطرہ سے نجات دلانے میں کامیاب ہو گئے۔ رات کے دس بجے ہم ایک قصبہ میں پہنچے جہاں باوجود پوری کوشش کے کسی ہوٹل میں جگہ نہ ملی مجبوراً ایک دوست کے سٹور روم میں رات بسر کرنی پڑی۔

آپ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں قریباً ۴۷ سالہ قیام کے دوران دربار مرکز احمدیت کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ مئی ۱۹۶۶ء میں آپ دارالہجرت ربوہ میں تشریف لائے۔ چند دن یہاں قیام فرمایا۔ قیام ربوہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپ کو اپنی غیر معمولی شفقت سے نوازا ۸ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں آپ نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اور حضور کی موجودگی میں یوگنڈا میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان فرمائے آپ نے مساجد کی تعمیر اور مدارس کے قیام سلسلہ میں نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات پیش فرمائیں۔ آپ کی تقریر کے بعد حضور نے جہاں سامعین کو اپنے ارشادات عالیہ سے نوازا وہاں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے لئے مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا کی اور احباب کو دعا کی تحریک فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ ... مکرم ڈاکٹر صاحب کل واپس جا رہے ہیں دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو وہ خیریت سے اپنے گھر پہنچیں اور خیریت سے وہاں رہیں۔"

(الفضل ۸ جون ۱۹۶۶ء)

یوگنڈا سے ایشیائی باشندوں کو نکالا گیا تو آپ کی بیگم صاحبہ بچوں کو ہمراہ لے کر کینیڈا چلی گئیں جہاں آپ کے دو بیٹے افضال احمد صاحب اور ڈاکٹر دلدار احمد صاحب پہلے سے مقیم تھے صرف آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر مختار احمد صاحب تاحال کمپالہ میں مقیم ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم بھی اپریل ۱۹۷۳ء میں کینیڈا تشریف لے گئے جہاں صرف اکیس دن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بعد آپ نے وفات پائی۔

مرحوم کی عام صحت بہت اچھی تھی آپ کرکٹ کے کھلاڑی تھے۔ شکار کا بھی شوق رکھتے تھے۔ آخری چند سالوں میں اعصابی کمزوری کا شکار ہو گئے۔ اعصاب میں اکثر درد رہتا۔ علاج کے سلسلہ میں یورپ کا بھی سفر کیا لیکن کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ کینیڈا میں تین ہفتوں کے قیام کے دوران آپ اپنے دونوں بیٹوں کی نگرانی میں زیر علاج رہے آخری دنوں میں آپ کو وہاں ہسپتال میں بھی داخل کیا گیا لیکن تقدیر کے سامنے تدبیر کی کچھ پیش نہ گئی۔

آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ نو بچے (پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں) چھوڑے ہیں۔ جو سارے کے سارے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں مرحوم کے نقش قدم پر چل کر اسلام اور احمدیت کی بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پی آئی اے

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت سٹیٹ بنک کی اجازت ویزا اندرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں ٹرانسپورٹ کا معقول انتظام ہے۔ ملک عبدالحفیظ منیجر

احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ

جامعہ مسجد سیالکوٹ شہر کے لئے

نقیب کی ضرورت

جامع مسجد سیالکوٹ شہر کے لئے ایک نقیب کی اسامی خالی ہے۔ تنخواہ ۱۲۰/- روپے ماہوار ہوگی۔ سائیکل چلانا آتا ہو۔ معمولی خواندہ ہو صحت اچھی ہو۔ درخواستیں بعد تصدیق پریذیڈنٹ جماعت متعلقہ بھجوائی جائیں۔

(امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ)

دانت مت نکلوائیے

جناب خواجہ عبدالمومن صاحب پروپرائٹر مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ:-

"دانتوں کے گھن کی بیماری کی وجہ سے میری بعض داڑھیں کھوکھلی ہو گئی تھیں اور میں اکثر داڑھ درد کی مصیبت میں مبتلا تھا ٹوتھ کیور کے کھانے کے بعد اس بیماری کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل خاتمہ ہو گیا۔"

مکمل کورس -/۱۰ ماہ خوراک کے لئے
ایلیٹ پائیوریا -/۱۶
دانت درد کا فوری علاج ٹوتھ کیور -/۱
کیور ٹوتھ ڈینٹل کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ ربوہ
تقسیم کنندگان
ڈاکٹر رحیم ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بیٹی عزیزہ طاہرہ بیگم کرونڈی ضلع خیرپور میں تمام بدن پر سیاہ اور سرخ دانے نکلنے کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔
احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے (عبدالغفور کارکن وقف عارضی ربوہ)

۲۔ خاکسار کا چھوٹا بچہ عزیزم کلیم احمد عرصہ دو ماہ سے بہت زیادہ بیمار ہے ملٹری ہسپتال میں داخل ہے۔ نیز میرے والد صاحب کے ہاتھوں کی پھنسیوں کی وجہ سے تکلیف ہے
احباب کرام سے ہر دو کی شفا کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (مسعود احمد جاوید کورنگی کراچی)

۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک مخلص نوجوان قریشی طاہر احمد صاحب ناصر (ناظم مال) بعارضہ ٹی بی بیمار ہو گئے ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔
نیز مکرم ملک عبدالحق صاحب (سیکرٹری اصلاح و ارشاد) کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ وہ بھی ہسپتال میں داخل ہیں۔
ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (قائد مجلس خدام الاحمدیہ تربیلا ڈیم)

۴۔ خاکسار کی والدہ کو گھر کا ایک چھوٹا کمرہ گر جانے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں نیز خاکسار کی اہلیہ بھی علیل رہتی ہیں۔ دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے

(سعید احمد ڈسپنسر سامارو۔ سندھ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے یکم ظہور (اگست) تا ۷ ظہور (اگست) ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء کا عرصہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے بطور ہفتہ تحریک جدید تجویز کیا گیا ہے مجالس اس ہفتہ کے لئے حسب ذیل پروگرام پر عمل کریں۔

۱۔ یکم ظہور (اگست) کو جلسہ تحریک جدید منعقد کر کے اس میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے۔ اس جلسہ کی حاضری سو فیصد کرنے کے لئے خاص تگ و دو کی جائے۔

۲۔ سیکرٹریان مال جماعت اور سیکرٹریان تحریک جدید جماعت سے وعدہ جات اور وصولی کا گوشوارہ حاصل کر کے اس کے مطابق احباب جماعت سے دوران ہفتہ وصولی کریں۔

۳۔ رقوم کی وصولی کے لئے جماعت کے مخلصین کو ساتھ لیں یا سیکرٹری صاحب مال جماعت سے رسید بک حاصل کر لیں اور وصول شدہ رقوم روزانہ کی روز سیکرٹری صاحب مال کے پاس جمع کروا دیں۔

۴۔ اپنی مساعی کی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ مرکز کو بھجوا دیں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ کے متعلق

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں:-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب کہ الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نظروں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان داخلہ

میٹرک کا نتیجہ نکل آیا ہے اور والدین اپنے بچوں کو مزید تعلیم دلوانے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ وہ تمام والدین جو طب سے شغف رکھتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو طب کی تعلیم کے لئے طبیہ کالج ربوہ میں داخل کروائیں یہ کالج حکومت پاکستان کا منظور شدہ ہے
کالج کا ماحول نہایت پاکیزہ ہے صاف ستھرا اور تعلیم کے لئے قابل اور محنتی سٹاف ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا معقول انتظام ہے۔ پراسپکٹس دفتر کالج سے حاصل کریں۔ (پرنسپل طبیہ کالج ربوہ)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

ہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی مجلس کی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدگی سے مرکز میں بھجوائے آپ اس بات کی پابندی فرما دیں کہ آپ کی مجلس کی طرف سے اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں ہر ماہ باقاعدگی سے آتی رہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۵۔ میرے کان اور آنکھ کے درمیان یعنی کان کے آگے تین سال پہلے ایک پھوڑا نکلا تھا جو کہ کافی علاج کے بعد ٹھیک ہو گیا تھا اب ایک سال کے بعد زخم پھر ہرا ہو گیا ہے نیز میری سب سے چھوٹی بہن شازیہ کو آٹھ روز سے بخار ہے
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

رفیعہ فردوس ٹی آئی سکول
محمد آباد۔ سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے کوائف

بقیہ صفحہ اوّل

پھر بھی شیشے کے باریک اور مہین ریزے اڑ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے کپڑوں پر گرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور اس کار میں بیٹھنے والے سبھی معجزانہ رنگ میں محفوظ رہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ اگر یہی حادثہ وڈیل کے آباد قصبے کی بجائے جہاں مرمت وغیرہ کی سب سہولتیں حاصل تھیں کسی اور جگہ ہوتا تو خاصی کوفت ہوتی۔ شہر میں بھی حادثہ Bia Clockgarage کے car ZIL کے متصل ہوا۔ کار کے ماڈل کا شیشہ بھی فوراً ہی مل گیا اور عجیب بات یہ ہوئی کہ جس دکان پر یہ شیشے بکتے ہیں اس میں اتفاقاً دو شیشوں سے زیادہ کا سٹاک نہ تھا۔ اس دکان پر جس وقت ہمارا فون پہنچا کہ ہمیں ایک شیشے کی ضرورت ہے تو اس وقت دو گاہک موجود دو شیشوں کو خریدنے کے لئے پہلے ہی موجود تھے لیکن دکاندار نے خود ہی ایک گاہک سے معذرت کر دی اور شیشہ اس کی بجائے ہمیں دے دیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً یہاں بہت دیر ہو جاتی۔ چار بجے شام کار ٹھیک ہو گئی۔

گرینج ہوٹل

یہاں سے روانہ ہو کر موٹر وے نمبر ۶ پر لندن سے ۱۵۱ میل کے فاصلے پر ...... کے ریسٹورنٹ پر چائے پی یہاں سے چھ بجے روانہ ہو کر ۸½ بجے شام Grange ہوٹل میں پہنچ گئے حضور نے راستے میں ارشاد فرمایا تھا کہ ہوٹل کو فون کر دیا جائے کہ شاید دیر سے پہنچیں۔ کھانے کا وقت تو ختم ہو چکا تھا لیکن ہمارے لئے انہوں نے انتظام کر دیا۔ یہاں شام کا کھانا غروب آفتاب سے قبل کھا لیتے ہیں۔ حضور کی طبیعت پر سفر کی تکان کا بے حد اثر تھا۔ اور حضور ضعف محسوس فرما رہے تھے ہوٹل سمندر کے کنارے واقع ہے قریب کے قصبے کا نام بھی Grange on Sands ہے ہوٹل میں حضور کے کمرے کا نمبر ۳۱ ہے ہر کمرے میں بائیبل انگریزی زبان میں ترجمہ شدہ رکھی ہوئی ہے ان شاء اللہ جلد ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہوگا کہ ہر ایسے مقام پر جہاں مسافر ٹھہرتے ہیں قرآن کریم کے ادب اور تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر متنفس کے لئے قرآن کریم کا ایک نسخہ مع ترجمہ دستیاب ہو۔

۱۷ جولائی ۱۹۷۳ء

گیارہ بجے صبح بروز منگل ہوٹل سے سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ دوپہر کا کھانا Newby Bridge کے قریب Swan Hotel میں تناول فرمایا گراس میر (Grasmere) میں جہاں ولیم ورڈز ورتھ انگریزی زبان کا مشہور شاعر مدفون ہے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے Souvenir خریدنے کے لئے جس دکان میں قدم رنجہ فرمایا یہ وہی دکان تھی جس کے مالک نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۱۹۶۷ء کے سفر کے موقع پر وقت بے وقت ہونے کے باعث ہم خدام کے اصرار کے باوجود دکان کا دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا تھا لیکن جب حضور پُر نور ایدہ اللہ الودود کے رخ مبارک کو دیکھا تو فوراً احترام کے ساتھ دروازہ کھول دیا اور کہا تھا کہ آپ کے لئے یہ پابندی نہیں۔ اب پھر دکان کے معمر مالک نے حضور کو پہچان کر اسی ادب و احترام کا مظاہرہ کیا اور پچھلی بار کی کچھ تفاصیل بھی بتائیں۔ حضور تو تین بجے شام سے سوا تین بجے تک یہیں تشریف فرما رہے۔ مالک دکان نے کپڑا بُننے کی کھڈی جس پر انواع و اقسام کا اونی کپڑا بنا جاتا ہے چلا کر دکھائی جس کو دیکھ کر حضور بہت محظوظ ہوئے۔ دکان کا نام Reekie [illegible] ہے شام کو ... بجے چائے Lodge Dale ہوٹل میں نوش فرمائی۔ پہلے سفر پر بھی حضور دو دفعہ یہاں تشریف لائے تھے

حضور کی صحت

حضور نے شام کو پھر فرمایا کہ تھکن اور کمزوری محسوس ہوتی ہے رات کا کھانا بھی حضور نے تناول نہیں فرمایا۔

۱۸ جولائی اس صبح کو بھی حضور آرام فرما رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع امام کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اور ساری بنی نوع انسان کے لئے حضور کا بابرکت وجود لمبی صحت کے ساتھ ہمارے درمیان قائم رکھے اور حضور کی عظیم قیادت میں اسلام اور احمدیت اپنی پوری شان اور آب و تاب کے ساتھ دلوں میں نیا مقام پیدا کرنے کے لئے جاگزیں ہو جائے آمین

محبت بھرا اسلام

حضور تمام احباب جماعت اور بہنوں اور بچوں کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔

الحاج ڈاکٹر محمد عبد الہادی کیوسی کی المناک وفات پر

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی تعزیتی قرارداد

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے ایک خصوصی اجلاس منعقدہ ۱۵ر جون ۱۹۷۳ء بمقام مسجد نور فرانکفورٹ میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد پاس ہوئی :-

"ہمارے اطالوی نومسلم بھائی الحاج ڈاکٹر محمد عبد الہادی کیوسی کے پُرالم رحلت ارتحال سے ہمارے دل بہت ہی غمناک ہیں۔ ہم اپنی جماعت میں ایک گہرا خلاء اور نقصان محسوس کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کیوسی صاحب مرحوم کو ہماری جماعت میں ایک بلند مقام حاصل تھا اگرچہ ۱۹۶۵ء سے ہی مسجد نور فرانکفورٹ کے ساتھ انہیں ایک گہرا تعلق پیدا ہو گیا تھا تاہم ۱۹۶۹ء میں انہوں نے باقاعدہ طور پر مشرف بہ اسلام ہو کر دین کے ساتھ اپنی غیر متزلزل اور ابدی وابستگی کا اعلان کر دیا تھا اسلامی زندگی کے اس قلیل عرصہ میں انہوں نے ایک سچے مسلمان اور ایک فدائی احمدی کے طور پر اپنے آپ کو پیش کیا خدائے قادر مطلق نے ان کو عمرہ اور حج کے فریضہ کی ادائیگی کا شرف بھی بخشا۔ علاوہ ازیں انہیں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مولد و مسکن قادیان اور جماعت احمدیہ کے موجودہ عالمی مرکز ربوہ جانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب کی خدمات جو انہوں نے اسلام کے لئے عموماً اور احمدیہ مشن مغربی جرمنی کے لئے خصوصاً سر انجام دیں احمدیت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ آپ کا اسپرانٹو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ آپ کی علمی خدمات میں ایک امتیازی خصوصیت کا حامل ہے اس کے ساتھ آپ کی دو تصنیفات "آنحضرت صلعم کے پہلو میں" جو اسپرانٹو زبان میں چھپ رہی ہے اور میرا "سفرنامہ حج" جو جرمن میں چھپ رہا ہے بھی کم اہمیت نہیں رکھتیں۔ ہمارے جرمن ماہنامہ رسالہ "ڈی اسلام" کے اعزازی "ایڈیٹر" ہونے کے علاوہ ایک بے لوث اور انتھک مضمون نگار کے طور پر بھی خدمات سر انجام دیتے رہے ہمارے جرمن احمدیہ مشن کی مالی کمیٹی کے نائب صدر اور ڈیبر ٹیر بھی تھے۔ ان کی مالی قربانیاں جو وہ مشن کے لئے کرتے رہے ان کے خلوص کی یاد دلاتی رہیں گی۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی بے پایاں رحمتیں اور برکتیں اپنے اس صالح بندے پر نازل فرماتے اور ہم سب کو اس صدمہ عظیمہ کے برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ صاحبہ کو اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ وہ باوجود اس کے کہ اپنے سابقہ مذہب پر ہی قائم ہیں ڈاکٹر صاحب مرحوم کو بہت ہی عزیز تھے

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ مغربی جرمنی۔"

(بذریعہ فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ انچارج)

اعلانِ نکاح

عزیزم مکرم سعید اللہ خان ابن چوہدری علی احمد خان مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ صادقہ طاہرہ بنت ساجد نذیر علی صاحب تحصیلدار شام نگر لاہور بعوض مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۳ر ... بعد نماز جمعہ مسجد دار الذکر لاہور میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ملک بشارت احمد فیکٹری ایریا ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کے جملہ چندہ جات بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ارسال فرمائیں (مہتمم مال)